بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم یکشنبہ

۲۴ رجب ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶	۲۰ شہادت ۱۳۳۱ھش ۲۰ اپریل ۱۹۵۲ء	نمبر ۹۴

شاہ پور کی نہر جاری ہوگئی

شاہ پور ۱۹۔اپریل۔ آج دریائے جہلم سے شاہ پور کی نہر میں پانی آنا شروع ہوگیا۔ اس نہر کا افتتاح پنجاب کے وزیر اعظم میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے کیا اس نہر کے اجراء سے ہزاروں زمینداروں کو فائدہ ہوگا اور ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین سیراب ہوگی۔ یہ نہر اب قومی ملکیت میں لے لی گئی ہے۔ اس سے نہ صرف زمینداروں کو بافراط پانی ملے گا۔ بلکہ سیم اور طغیانی کو روکنے کی تدابیر بھی عمل میں لائی جاچکی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ نہر قبل ازیں بڑے بڑے زمینداروں کی ذاتی ملکیت ہوا کرتی تھی۔ جو پانی حاصل کرنیوالوں سے کافی اجرت وصول کرتے تھے۔

مجلس دستور ساز نے جداگانہ طرزِ انتخاب کا اصول تسلیم کرلیا

کراچی ۱۹؍اپریل۔ آج پورے چھ دن کی بحث تمحیص کے بعد مجلس دستور ساز نے مشرقی پاکستان میں بالغ رائے دہی کے اصول پر ہونے والے انتخابات کے لئے جداگانہ طرز انتخاب کا اصول تسلیم کرلیا۔ اس بل کی منظوری کے بعد مجلس دستور ساز کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کردیا۔ اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد ۳۰۹ ہوگی۔ جن میں سے ۲۲۷ مسلمان ۳۱ عام اعیسائی ۲ بدھ ۳۸ اچھوت ہونگے۔ اس کے علاوہ ۱۲ نشستیں عورتوں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ جن میں سے ۹ مسلمان ۱ عام اور ۲ نشستیں اچھوت خواتین کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ کانگرس پارٹی نے جو شروع سے اس بل کی مخالفت کررہی ہے۔ آج چار مرتبہ ایوان میں رائے شماری کرانے کا مطالبہ کیا۔ لیکن چاروں دفعہ ناکام ہوئی۔ پیرزادہ عبدالستار نے اپنی تقریر میں افسوس ظاہر کیا کہ کانگریسی ارکان مجلس نے اپنی تقاریر میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں اور انہوں نے یہاں تک بھی کہدیا کہ جداگانہ طرز انتخاب سے اقلیتیں غلام بن جائیں گی۔ آپ نے فرمایا کہ غیر منقسم ہندوستان میں اسی طرز انتخاب کی وجہ سے مسلمان غلام نہیں بن سکے تھے۔ بلکہ انہوں نے اتنی ترقی کی کہ آخر کار آزاد ہوگئے۔ اور سکھوں نے بھی جداگانہ طرز انتخاب کی وجہ سے ہی سیاسی ترقی حاصل کی۔ مخالف پارٹی کے راج گوپال چکرورتی نے کہا کہ یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ مخالف پارٹی نے اس بل کی شروع سے آخر تک مخالفت کی ہے۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے اپنی تقریر میں کہا کہ کانگرس پارٹی صرف اسلئے اس بل کی مخالفت کرتی رہی ہے کہ اس میں سوائے ایک ممبر کے باقی تمام اونچی ذات کے ہندو ہیں۔ اور جداگانہ طرز انتخاب سے اونچی ذات کے ہندو اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اچھوتوں کو استعمال نہیں کرسکیں گے شیڈولڈ کاسٹ کے نمائندہ ڈی۔ڈی۔ کھنڈادہ نے کانگرسی ممبروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جداگانہ طرز انتخاب ہماری سیاسی فلاح و بہبود کا ضامن ہے

شیخ عبداللہ نے ایک بار پھر ہندوؤں کی فرقہ پرستانہ ذہنیت کا رونا رویا

سری نگر ۱۹؍اپریل۔ ایک پبلک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے ایک بار پھر ہندوؤں کی فرقہ پرستانہ ذہنیت کا رونا رویا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ سمجھنا خطرناک ہے کہ بھارت میں فرقہ پرستی کے جراثیم بالکل ختم ہوگئے ہیں۔ بھارتی عوام کی فرقہ پرستانہ ذہنیت ابھی تک موجود ہے۔ انہوں نے عوام کو یاد دلایا کہ تقسیم ملک کے بعد مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر کیسے کیسے مظالم ڈھائے گئے۔ اور غیر مسلموں کی فرقہ پرستانہ ذہنیت نے کتنی خوفناک صورت اختیار کرلی تھی۔ شیخ عبداللہ نے جموں کے ہندوؤں کی ذہنیت پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔

مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد وزیر اعظم نے بزعم خود یہ بھی اعلان کردیا کہ ہم اندرونی معاملات میں کلی طور پر آزاد ہیں۔ اور ہمارے مستقبل کی تشکیل کے سلسلے میں ہم پر کوئی بیرونی دباؤ نہیں ہے۔

شیخ عبداللہ نے مزید کہا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بھارت کا قانون کشمیر پر بکلی نافذ کردیا جائے وہ غلطی پر ہیں اور اس سے ریاست اور بھارت کے تعلقات خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

محکمہ امداد باہمی کی مساعی جمیلہ

لاہور ۱۷؍اپریل۔ امداد باہمی کی تحریک صوبے میں کافی ترقی کررہی ہے۔ صوبائی محکمہ امداد باہمی کوشش کررہا ہے کہ صنعتی انجمنیں بناکر صنعتوں کو فروغ دیا جائے۔ مارچ ۱۹۵۲ء کو جو ۳۲ نئی انجمنیں بنائی گئی تھیں ان میں سے ۱۶ صنعتی مقصد کے لئے تھیں۔ یہ محکمہ صوبے میں ترقی یافتہ آلات کے ذریعے زرعی پیداوار کو بڑھانے کی کوشش بھی کررہا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے سوسائٹی کو حکومت کی طرف سے بعض قطعات زمین بغرض کاشت دیئے گئے ہیں۔ سیالکوٹ کے تین اہم صنعتی ادارے بھی محکمہ امداد باہمی کی تحویل میں دے دیئے گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ سیالکوٹ میں صنعت عنقریب قبل از تقسیم کے معیار کو پہنچا دی جائے گی۔

نزدیک و دور سے

قاہرہ ۱۹؍اپریل۔ قاہرہ ۲۶ مئی جمہوری کے فسادات کے بعد جن علاقوں کی نگرانی کے لئے فوجی دستے متعین کئے گئے تھے۔ اب ان کی جگہ مقامی پولیس نے لے لی ہے۔ لیکن مارشل لاء کا نفاذ اب بھی بدستور ہے۔

بھیرہ ۱۹؍اپریل۔ حکومت پنجاب نے بھیرہ میں بجلی پیدا کرنے کے دو انجن نصب کئے ہیں۔ اس سے پہلے پھلروان۔ نانڈلیانوالہ۔ میاں چنوں اور شجاع آباد میں بھی اس قسم کے انجن لگائے گئے ہیں

واشنگٹن ۱۹؍اپریل۔ دریائے مسوری کے سیلاب کی وجہ سے امریکہ کے شہر اوماہا کو سخت خطرہ لاحق ہے سیلاب کی وجہ سے زمین دوز نالے ٹوٹ گئے ہیں۔ جن سے ۱۲۰۰۰ مکعب فٹ پانی فی سیکنڈ کی رفتار سے بہہ رہا ہے۔ ابھی تک تمام انسدادی کوششیں ناکام رہی ہیں۔

نیویارک ۱۹؍اپریل۔ اقوام متحدہ کے ۱۱ ممبر ملکوں کا اجلاس تونس کی تازہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے پیر کو منعقد ہورہا ہے۔ امریکہ نے مسئلہ تونس پر رائے دینے سے جو گریز کیا ہے۔ اس پر اخبارات برابر نکتہ چینی کرتے رہے ہے۔ اس رویہ سے عرب ممالک میں امریکہ کی پوزیشن کمزور ہوگئی ہے۔

کراچی ۱۹؍اپریل۔ حکومت پاکستان نے طے کیا ہے کہ بلوچستان میں ہرنائی کے مقام پر سیمنٹ کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ماہرین کی ایک جماعت بلوچستان جارہی ہے۔ جو ہرنائی کے مقام پر خام مال کا جائزہ لے گی۔ مذکورہ جماعت میں ۲ غیر ملکی کارخانہ دار اور دو پاکستانی ماہرین ہونگے کارخانے کے قیام کا آخری فیصلہ ان کی رپورٹ پر کیا جائے گا

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے

دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۹؍اپریل۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔
حضرت ام المومنین اطال اللہ تعالےٰ عمرہا کی رات نسبتاً آرام سے گذری۔ درجۂ حرارت نصف شب تک متواتر ۱۰۲ رہا۔ لیکن بعد میں کم ہوگیا۔ ہوش کسی قدر بہتر ہے مگر دل کی حرکت اور تنفس تیز تر بالترتیب ۱۲۰ اور ۴۰ رہے ہے۔

تار کے انگریزی الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔

Hazrat Ummul momnin passed Comparatively quiet night, temperature persisted about 102 till midnight, but became lower later. Wakefulness slightly better, but heart and respiration quicker being 120 and 40 respectively

احباب دعا جاری رکھیں اللہ تعالےٰ حضرت ممدوحہ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس ایبٹ روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تحریک جدید کے بقایوں کو ادا کرو اور اس کوتاہی کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور استغفار سے کام لو

بقایا داران کی ذمہ واری جماعتوں پر ہے۔ لہذا جماعتوں کا فرض ہے کہ انہیں اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائیں

دوستوں کو اپنے بقائے جلد سے جلد ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جب بھی نئے سال کی تحریک ہوتی ہے۔ بعض دوست یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اب نئی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اور پرانی ختم ہو گئی ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ وعدہ پورا کرنے میں دیر کرنا انسان کو اس وعدہ سے آزاد نہیں کر دیتا۔ بلکہ اس سے زیادہ مجرم بنا دیتا ہے۔ مگر بعض لوگوں کی یہ ذہنیت ہو گئی ہے۔ کہ وہ نئے سال کی تحریک پر پچھلے سال کی تحریک کے وعدوں کو بھول جاتے ہیں۔ مثلاً پچھلے سال اگر انہوں نے پچاس کا وعدہ کیا تھا۔ اور وہ وعدہ ابھی انہوں نے پورا نہیں کیا تھا۔ تو نئے سال کی تحریک ہونے پر وہ فوراً ۷۵ کا وعدہ کر دیں گے۔ اور یہ وعدہ کرتے وقت ان کا دل اتنا خوش ہوتا ہے۔ کہ وہ اس خوشی میں گزشتہ سال کے وعدہ کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ پچھلا سال تو گیا اس سال ہم پچھتر روپے ادا کر دیں گے۔ پھر پچھتر بھی ادا نہیں کرتے اور اس سے اگلا سال شروع ہو جاتا ہے۔ اس پر وہ پھر سو روپیہ کا وعدہ کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں الحمد للہ خدا تعالیٰ نے ہمیں پچھلے سال سے بڑھ کر چندہ لکھوانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ وہ پچھلے سال کے پچاس اور پچھتر بھی ادا کر دیں۔

اس قسم کی ذہنیت والے آدمی ہی ہیں۔ جو درحقیقت کام کو نقصان پہونچانے والے ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ وعدے کرتے ہیں اور پھر ان وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور بھی سرخرو ہوتے ہیں۔ اور دین کے کام میں بھی مددگار بنتے ہیں۔ پس ایسے افراد کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور چونکہ جماعتوں پر اس قسم کے افراد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور جب تک کسی جماعت میں نقص واقع نہ ہو۔ اس وقت تک اس کے افراد میں یہ ذہنیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بقایا داروں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائیں۔ انہیں نصیحت کریں۔ اور سمجھائیں۔ اور یاد رکھیں کہ احمدی ہونا آسان نہیں۔ جو شخص احمدی ہوتا ہے۔ وہ یہ سمجھ کر ہوتا ہے کہ مجھے مخالفتیں بھی برداشت کرنا پڑیں گی۔ تکلیفیں بھی سہنی پڑیں گی۔ اور قربانیاں بھی کرنا پڑیں گی۔ پس وہ ایمان کی وجہ سے احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ اور ایمان دار کو اس کی غفلت پر متنبہ کر دینا بالکل آسان ہوتا ہے۔ اگر اس میں سستی پائی جاتی ہے یا غفلت پائی جاتی ہے۔ اور ایمان اس کے دل میں موجود ہے تو توجہ دلانے پر وہ فوراً اپنی اصلاح کر لے گا۔ اور کام میں جو حرج واقع ہو رہا ہو گا۔ وہ دور ہو جائے گا۔

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۵۱ء)

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ

(جن کی طرف سے مورخہ ۷ اپریل ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں اعلان شائع ہوا تھا) کو واضح ہو کہ لڑکی کے ورثا کو باوجود تلاش کے لڑکی کا پتہ یا صفیہ بیگم صاحبہ کا مکان نہیں مل سکا۔ اور وہ اس وجہ سے سخت پریشانی میں ہیں۔ محترمہ جہاں بھی ہوں فوراً ۲ میکلوڈ روڈ لاہور پر لڑکی کی موجودہ کیفیت اور اپنی قیام گاہ سے اطلاع دیں۔ کراچی کے احباب کے علم میں اگر اس قسم کا واقعہ ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض هے که اخبار الفضل خود خرید کر پڑهے اور زیاده سے زیاده اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑهنے کیلئے دے۔

قادیان کے ایک اور درویش مکرم میاں عبد اللہ خان صاحب پٹھان کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۹ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:

قادیان سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم میاں عبد اللہ خان صاحب پٹھان درویش وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے اور صحابی ہی کے فرزند تھے۔ اور آپ کی زندگی نیکی اور تقوے کے ساتھ بسر ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

—(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)—

لوگوں میں وراثت شریعت کے مطابق تقسیم ہوتی ہے۔ البتہ یہ ذرا مشکل باتیں ہیں۔ یقیناً یہ بڑھا مشکل بات ہے کہ کسی کے پاس بے کار بنک بیلنس پڑا ہو۔ تو وہ کسی حاجت مند کو قرضہ حسنہ ہی دے دے۔ اس کے خلاف یہ طریق بڑا آسان ہے کہ حکومت اس سے چھینے اور اسکو دے دے عمر کی ٹوپی زید کے سر پر رکھ دے۔ جو چاہیں آپ کریں کوئی آپ کو روک نہیں سکتا۔ مگر ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے اسلام کے مقدس اصولوں کو چھینا جھپٹی کے جواز کے لئے استعمال کرنا چھوڑ دیں۔

ہم اس وقت جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے یہ فیصلہ کرنے کے لئے نہیں بیٹھے۔ کہ موجودہ "زرعی اصلاحات" اسلام کے رو سے درست ہیں یا غلط یہ تو بڑے بڑے علماء کا کام ہے۔ کہ وہ فیصلہ کریں۔ اور ہم اس میں بھی ہرج نہیں سمجھتے کہ کوئی غیر عالم نو تعلیم یافتہ اس کے متعلق اظہار خیالات کرے۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگ اگر دیانت داری سے اسلام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ تو یہ ملک و قوم کے لئے ہی نہیں بلکہ احیائے اسلام کے لئے بھی بڑا مفید کام ہو گا۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ جو لوگ بھی ایسا کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے نہیں کر رہے۔ بلکہ وہ اپنے خود ساختہ نظریات کی تائید کے لئے اسلام کو محض استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور آیات اللہ کو توڑ مروڑ کر اپنے نظریات پر چسپاں کرنا چاہتے ہیں جو نظریات بھی خود ان کے اپنے نہیں ہیں۔ بلکہ لادینی تحریکوں سے عاریتاً لئے گئے ہیں اگر کوئی قرآن کریم کی تعلیم کی صحیح تحقیقات کرنا چاہتے تو سبحان اللہ چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر ایسا اس کو خالی الذہن ہو کر کرنا چاہیئے۔ نہ کہ کسی دلپسند اصول کو جائز و ناجائز تقویت دینے کے لئے۔

نفع مند کام

جو دوست نفع مند تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہوں وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ فرزند علی ناظر بیت المال ربوہ

اعلان

سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کا ایک غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر میں ہو رہا ہے۔ لہذا جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی اس اجلاس میں ضرور شرکت فرما کر اپنے مشورہ سے مستفیض فرمائیں۔ باوجود اس بات کے جانتے ہوئے کہ اس کمپنی میں آپ کا ہی روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ اس کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ رجسٹرڈ نوٹس بھی بذریعہ ڈاک ہر ایک حصہ دار کے نام علیحدہ علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے والسلام

چیئرمین سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ اپریل ۵۲ء

معاشی توازن کے اسلامی اصول

حکومت پنجاب نے کچھ زرعی اصلاحات نافذ کی ہیں۔ جن کو بعض بڑے بڑے زمیندار اپنے حقوق ملکیت پر تجاوز سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ کوشش کرتے ہیں کہ ان اصلاحات کو ہر ممکن طریقے سے ناکام بنایا جائے۔ عملی حیل کے علاوہ وہ شریعت اسلامیہ کی بناء پر ان اصلاحات کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایک "انجمن حقوق شریعت" کے نام پر قائم کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ایک معاصر روزنامہ میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں مقالہ نگار لکھتا ہے۔

"اللہ اللہ آج حقوق شریعت کے تحفظ کا دعوے ان لوگوں کی زبانوں سے ہو کل تک عدالتوں میں جا کر نہایت بے باکی سے اسلام کے قوانین وراثت کی مخالفت اور مقامی رواج کی حمایت کا اعلان کرتے تھے۔ جو لوگ اپنی بیٹیوں اور پھوپھیوں کو ان کے جائز حقوق وراثت سے محروم کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے۔"

جہاں تک واقعیت کا تعلق ہے۔ یہ درست بات ہے۔ کہ انگریزی عہد میں کیا بڑا اور کیا چھوٹا زمیندار کیا صاحب زمین اور کیا مزارع سب ہی عدالتوں میں اپنے آپ کو قانون رواج کا پابند ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے جس کے رو سے حقوق وراثت صرف اولاد نرینہ اور بعض دوسرے ہی تک محدود تھے۔ مگر جیسا کہ ابھی معلوم ہوگا۔ مقالہ نگار اس بات کو محض نعرہ بازی کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ دراصل وہ اپنے اس مقالہ میں بزعم خود شریعت کا صحیح نظریہ پیش کرتا ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے۔

"اب آیئے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں دیکھیں کہ اسلام کس حد تک ذاتی سرمایہ اور ملکیت کو تسلیم کرتا ہے اور اس پر جماعت کے کیا حقوق ہیں۔ آیا سرمایہ دار اپنے سرمائے اور مال و دولت کو جس طرح چاہے خرچ کر سکتا ہے۔ یا اسلام اس کے متعلق پر مناسب قیود و حدود مقرر کرتا ہے۔ اس کی روشنی میں زرعی نظام کے متعلق بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔"

"زرعی اصلاحات" شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں۔ یہ تو الگ سوال ہے۔ مگر یہاں پہلا سوال تو یہ ہے کہ اگر ان لوگوں کو جو انگریزی عدالتوں میں جا کر قانون رواج کی حمایت کرتے تھے۔ اب اصلاحات کے خلاف شریعتی قانون کی پناہ لینی جائز نہیں ہے۔ تو خود مقالہ نگار کے پاس زرعی اصلاحات کی اسلامی شریعت سے حمایت کیلئے کیا سند ہے؟ اگر "انجمن حقوق شریعت" والے کبھی شریعت پر عامل نہیں رہے تو کیا خود مقالہ نگار صاحب شریعت کے بڑے پابند چلے آئے ہیں؟

آخر آپ بتا سکتے ہیں کہ آج تک آپ نے شریعت کے ایک چھوٹے سے چھوٹے حکم کی بھی پابندی کی ہے۔ کہ آج قرآن کریم اور احادیث سے "زرعی اصلاحات" کو جائز ہی نہیں بلکہ عین منشاء اسلام ثابت کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ شریعت کا وہ کونسا حکم ہے جس کو آپ نے نہیں توڑا؟ یا وہ کونسا حکم ہے جس کو آپ نے مانا ہے؟ ایک بتایئے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آپ نے صرف اس لئے قلم اٹھایا ہے کہ لوہا گرم ہے یعنی اگر "حقوق شریعت" والے بیچ میں شریعت لاتے تو ہم

آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

چنانچہ شریعت میں اپنی مداخلت بیجا کا جواز ثابت کرنے کے لئے اور بطور حفظ ماتقدم آپ فرماتے ہیں

کہیں مذہبی پیشواؤں کے فتووں کی
آڑ لے کر ذہنی انتشار اور فکری خلفشار
پیدا کرنے کی مہم جاری ہے۔

یعنی مذہبی پیشوا جو شریعت پر عمل کرتے ہیں وہ شریعت کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ فتوے ہم سے لو جنہوں نے کبھی شریعت پر عمل نہیں کیا۔ کیونکہ اللہ تعالے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔

اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں

اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جو شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ ان کو شریعت کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ البتہ جنہوں نے کبھی شریعت کے ایک حکم پر بھی عمل نہیں کیا وہ ہیں "دانائے راز" اس لئے ہم کہتے ہیں کہ

جو لوگ بغیر کسی دلیل کے بعض علماء کے اقوال بطور سند پیش کرتے ہیں اور اصلاحی اقدام کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اسلام اور علمائے اسلام دونوں کی توہین کرتے ہیں۔ اور اپنی نادانی اور کم فہمی کا ثبوت دیتے ہیں

قل ھل یستوی الاعمی والبصیر

اے پیغمبر کہہ دو کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہیں۔

اب یہ سب جانتے ہیں کہ عمل کرنے والے اعمٰی اور نہ عمل کرنے والے بصیر ہوتے ہیں۔ یہ ہے دلیل جس کے بغیر لوگ بعض علماء کے اقوال بطور سند پیش کرتے ہیں۔ یہاں سے آگے مقالہ نگار زبان حال سے گویا فرماتے ہیں۔ اگر آپ نے یہ باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لی ہیں۔ تو اب آؤ ہم آپ کو بتائیں۔ کہ اللہ تعالے اور اس کے رسول نے کیا احکام صادر فرمائے ہیں۔

مقالہ نگار صاحب نے تقریباً وہی چیزیں اور اسی انداز سے پیش کی ہیں جو اور جس انداز سے آزاد خیال لوگ قرآن کریم سے مارکس کی کتاب "سرمایہ" کے اصول نکالنے کی شروع سے کوشش کرتے رہے ہیں۔ وہی "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" والا سوفسطائی استدلال اور علماء کے فتاوے کے خلاف جو فرمایا ہے۔ دراصل وہ پیش بندی ہے اس بات کی کہ ممکن ہے لوگ ان عجیب وغریب توضیحات کو پڑھ کر علماء کی طرف رجوع کریں۔ اور صحیح علم حاصل کر لیں۔ کیونکہ علماء نے ان باتوں کی قلعی اچھی طرح کھول دی ہوئی ہے۔ اور "بائیبل کے حوالوں" پر حوالے دینے والوں کی ذہنیت کی نقاب کشائی اچھی طرح ہو چکی ہوئی ہے۔

ہم نے آج تک "پنجاب کی زرعی اصلاحات" کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ اور نہ ہم اس وقت یہ فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ کہ یہ اصلاحات اسلامی شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں۔ مگر ہم یہ نہیں دیکھ سکتے۔ کہ قرآن کریم کی معصوم آیات اور شریعت کے مسلمات کو اس طرح توڑ مروڑ دیا جائے۔ جس طرح مقالہ نگار نے اپنے مقالہ زیر بحث میں کیا ہے۔ اور آیات اللہ کو اپنے ماحول سے علیحدہ کر کے جو جی چاہے آدمی خود ساختہ معنے ڈال دے۔ مثلاً قرآن کریم کی آیت ہے

وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقھا

یعنی زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالے کے ذمہ نہیں۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے مقالہ نگار صاحب فرماتے ہیں:-

جو حکومت قرآن نظام اور نظریہ حاکمیت الٰہی پر قائم ہے۔ اس کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اپنی حدود میں ایسا معاشی نظام قائم کرے۔ کہ کوئی جاندار رزق سے محروم نہ رہے۔ اور اگر کسی ملک میں بھوکے اور نادار لوگ بستے ہیں۔ تو وہاں کے نظام کی خرابی اس کی ذمہ دار ہے۔

اسلام کی رو سے اگر یہ تشریح درست مانی جا سکتی ہے۔ تو اس کے معنے صرف یہ ہوں گے۔ کہ ملکی نظام ایسا ہونا چاہیئے۔ جو اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔ اور حکومت ان اصولوں کی پابندی کرتی ہوئی ملک میں ایسا ماحول پیدا کرے۔ جس میں ہر جاندار کو اس کا رزق ملتا رہے۔ اب قرآن کریم کو ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پڑھ جایئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام اس بات کو قطعاً برداشت نہیں کرتا۔ کہ حکومت ایک شخص کی جائز ملکیت چھین کر دوسرے کو دے سکتی ہے۔ اس لئے اگر مقالہ نگار کا اس تشریح سے یہ مطلب ہے۔ کہ حکومت کو یہ حق ہے کہ وہ کسی کی جائز ملکیت چھین کر دوسرے کو دے سکتی ہے۔ تو معاف کیجیئے ہم آپ سے عرض کریں گے۔

ولا تقف ما لیس لک بہ علم

آپ نے کبھی قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہی نہیں اگر اسلام ایسی بے انصافی کی اجازت دیتا۔ تو وہ ہرگز وہ اصول پیش نہ کرتا۔ جو معاشی توازن قائم رکھنے کے لئے اس نے پیش کئے ہیں۔ مثلاً زکواۃ۔ وراثت۔ ممانعت سود۔ ممانعت احتکار وغیرہ وغیرہ

حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے حقیقی اصول جن سے فطری معاشی توازن پیدا ہو سکتا ہے۔ اس پر تو خود عمل نہیں کرتے۔ اور سوسائٹی کے اسلامی طریق پر نشوونما پانے کے راستہ میں تو اپنی حرص وہوا کی دیواریں کھڑی کر دیتے ہیں۔ اس لئے جب سوسائٹی میں خرابیاں محسوس کرتے ہیں تو جھنجھلا کر لادینی تحریکوں کے سراسر عقل و انصاف کے خلاف نظریات کو اچک کر پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم سوسائٹی میں توازنی اصول رائج کر رہے ہیں۔

اسلام کا اصول یہ نہیں ہے کہ حکومت کسی کی جائز ملکیت چھین کر دوسرے کو دے دے۔ بلکہ اسلام کا اصول یہ ہے کہ انسان حلال کی روزی پیدا کرے۔ اور

ممارزقناھم ینفقون

یعنی جو کچھ ہم نے ان کو حلال کی روزی سے دیا ہے اس کو دوسروں کے لئے خرچ کرے۔ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ آپ نے کبھی اس پر عمل کیا ہے۔ کیا آپ نے کبھی زکواۃ دی ہے۔ کیا آپ نے دولت حاصل کرتے وقت کبھی یہ سوچا ہے؟ کہ وہ سود یا احتکار کے ذریعہ تو آپ کے پاس نہیں آرہی؟ کیا آپ

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

شہر پاڈانگ (سماٹرا) میں جماعت احمدیہ کے دو کامیاب تبلیغی جلسے

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ سلسلہ)

(۲)

سالانہ کانفرنس اور تبلیغی جلسوں کے متعلق ایک عام اثر

اس کانفرنس کے کئی ایک فوائد پہنچے۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے لئے یہ ایک خاص تاریخی موقعہ تھا کہ جماعت کے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طرف سے انڈونیشیا کے احمدیوں کے نام ایک پیغام پڑھا گیا۔ یہ پیغام ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے جو کہ ہمیشہ ہمیشہ سلسلہ کی تواریخ میں زندہ رہے گا۔

دوسری یہ بات تھی کہ اس سے انڈونیشیا کے مختلف علاقوں اور گوشوں کے احمدیوں کے تعلقات برادری میں اضافہ ہوا۔ محبت اور اخوت کا یہ نظارہ ایمان افروز تھا جس کا ذکر کانفرنس کی رپورٹ میں پیش کرتے ہوئے کیا جا چکا ہے۔

تیسرے اس کانفرنس کے ذریعہ پاڈانگ میں پھر ایک ہل چل مچ گئی۔ شہر کے ہر حصہ کے رہنے والوں اور اردگرد کے علاقہ کے رہنے والوں کو اخبارات، ریڈیو اور انجمن میں ایک رونق ہونے کی وجہ سے معلوم تھا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ پاڈانگ میں سالانہ کانفرنس کر رہے ہیں۔ لوگوں نے نہایت سنجیدگی اور پر امن طریق سے ہماری حوصلہ افزائی کی . . . . اللہ تعالے ان کی اس سنجیدگی اور رویہ کو ان کے لئے موجب ہدایت ثابت کرے۔ آمین۔

ریڈیو اور اخبارات میں جس طریق سے ہماری کانفرنس اور تبلیغی جلسوں کا ذکر ہوا یہ ایک نہایت شاندار کامیابی ہے۔ وسطی سماٹرا کے صوبہ میں صرف پاڈانگ کے شہر سے ہی روزانہ اخبارات نکلتے ہیں۔ اس لئے "Minang Kabau" کے سارے علاقہ میں پاڈانگ کے اخبارات عوام کے مطالعہ میں آتے ہیں۔ گویا اخبارات میں اس طرح سے ذکر ہو جانے کی وجہ سے ہزاروں انسانوں تک ہماری تبلیغ پہنچنے کا سامان اللہ تعالے نے فرما دیا۔ الحمد للہ۔ ایک کافی تعداد ایسے لوگوں کی نکل سکتی ہے جنہوں نے ہمارے سالانہ جلسہ کی کارروائی کا مطالعہ کیا ہوگا۔

چوتھے اس کانفرنس کے ذریعہ جماعت کے اندر ایک نئی روح اور جوش و اخلاص پیدا ہوا۔ احباب نے صداقت احمدیت کے کئی ثبوت اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے اور یہ دیکھا کہ خدا تعالے کا فضل ہمارے ساتھ ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کے اندر ایک خاص نظام کے ساتھ زیادہ جوش سے کام کرنے کی روح پھونکی گئی۔ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا قیام عمل میں لایا گیا۔ لجنات اماء اللہ نے ایک مرکزی بورڈ کے قیام کی تجویز منظور کی۔

پریس اور ریڈیو

جاکرتا سے روانگی سے قبل نیوز ایجنسیوں کو جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی سالانہ کانفرنس کے پاڈانگ میں منعقد ہونے اور قافلہ کے روانہ ہونے وغیرہ کی اطلاع پہنچائی گئی۔ چنانچہ اخبارات نے اپنے کالموں میں اس خبر کو جگہ دی اور اس طرح سارے انڈونیشیا میں یہ خبر پہنچ گئی اور اسی طرح ریڈیو پر بھی یہ خبر نشر ہوئی۔

خاکسار نے پاڈانگ سے روانگی سے دو روز قبل وہاں کے لوکل اخبار والوں کو اطلاع دی اور سلسلہ کی مختصر تاریخ بھی بیان کی۔ پاڈانگ میں کانفرنس سے قبل وہ اخبارات میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے منعقد ہونے کی خبریں نکلتی رہیں اور اسی طرح ریڈیو پر بھی اعلان ہوتا رہا۔ کانفرنس کے اختتام کے متعلق بھی اخبارات اور ریڈیو میں خبر نکلی۔ تبلیغی جلسوں کے متعلق جو کارروائی اخبار میں درج کی گئی اس کا ترجمہ اوپر آ چکا ہے۔ یہ ایک غیر معمولی کامیابی ہے اور خدا تعالے کا خاص احسان اور فضل ہے۔ عام طور پر حکومت کے اراکین یا بڑی بڑی پارٹیوں کے لیڈروں کی تقریروں کو بھی اتنی جگہ شاذو نادر ہی دی جاتی ہے جتنی جگہ کہ ہمارے مبلغین کرام کی تقریروں کے لئے دی گئی۔ ذالک فضل من ربٍ کریم۔

ہمارا اپنا خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ چند سطروں میں جلسہ اور تقریروں کے موضوع کا ذکر بطور خبر کیا جائے گا۔ لیکن جس رنگ میں اخبار میں جگہ دی گئی وہ واقعی تعجب انگیز ہے۔

مجلس انتظامیہ و استقبالیہ کمیٹی کی شاندار خدمات

ناشکری ہوگی کہ کارکن احباب کی خدمات کا ذکر نہ کیا جائے۔ جاکرتا سے روانگی سے قبل تین چار روز جماعت جاکرتا کی طرف سے مہمانوں کو آرام پہنچانے اور ان کی خدمت کے لئے جو انتظام جماعت نے کر رکھا تھا نہایت تسلی بخش تھا۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام رہائش و خورد و نوش کا انتظام تھا۔ جس اخلاص و محنت سے سب نے کام کیا وہ قابل رشک تھا۔ اللہ تعالے سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

پاڈانگ میں مجلس انتظامیہ و استقبالیہ کے زیر انتظام جماعت پاڈانگ کے احباب، لجنہ کی ممبرات اور مجلس خدام الاحمدیہ پاڈانگ نے جس جانفشانی سے کام کیا اس کے لئے ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ کام کرنے والے اکثر رات کے دو دو تین تین بجے تک جاگتے رہے۔ مہمانوں کی ہر سہولت کا خیال رکھا گیا۔ جاوا سے آنے والے دوستوں کے علاوہ سماٹرا کی دیگر جماعتوں اور پاڈانگ کے گرد و نواح کی جماعتوں کے احباب تین صد کے قریب آئے ہوئے تھے۔ گویا اس طرح سے ہر روز تقریباً چار صد افراد کے کھانے کا انتظام تھا۔ ان سب کا انتظام آسان نہ تھا۔ لیکن منتظمین احباب نے نہایت خوشی اور محنت سے اس فرض کو ادا کیا۔ سکولوں کے بڑی کلاسوں کے بعض طلباء کو کئی کئی روز سکول سے ناغہ کرنا پڑا۔ مجلس انتظامیہ کے پریذیڈنٹ عبدالکریم یوسف صاحب نے خاص طور پر نمایاں کام کیا۔ آپ گورنمنٹ ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔ آپ کو بھی کئی روز سکول سے غیر حاضر رہنا پڑا۔ اور کثرت کار کی وجہ سے بیمار بھی ہو گئے۔ اسی طرح Rauf صاحب بھی کسی سے خدمات میں کم نہ تھے۔

مکرم ابوبکر صاحب باوجود سماٹرا کے ہر وقت وہیں موجود رہے اور جب کام ختم ہو جاتا جب تمام مہمان کھانا نہ کھا چکے آپ نے آرام نہ کیا۔ خدام میں سے ... خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس نوجوان کا اخلاص قابل رشک ہے ... دور ہونے کے باوجود ... جماعت میں شریک ہوا ... نوجوانوں میں سے ... قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں کے قریب مکان کھولا ہوا ہے ... اور اپنی طرف سے ان کی خاطر و مدارات پر کافی خرچ کیا۔ اللہ تعالے ان سب کام کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

خدا تعالے مولوی امام الدین صاحب کو بھی جزائے خیر دے جو کہ پاڈانگ میں مبلغ ہیں۔ جنہوں نے مہمانوں کی سہولت اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے ضروری انتظامات کئے۔

اللہ تعالے امیر المبلغین سید شاہ محمد صاحب کو بھی جزائے خیر دے جن کی نگرانی اور ہدایات کے ماتحت یہ تمام کام نہایت کامیابی اور خاص نظام سے سرانجام پائے ہیں۔

سالانہ کانفرنس اور دو تبلیغی جلسوں کے موقعہ پر گیارہ احباب داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ!

بالآخر تمام بزرگان کرام اور احباب سے درخواست ہے کہ انڈونیشیا میں احمدیت کی عظیم الشان ترقی و کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔

معائنہ حلقہ گوجرانوالہ

مورخہ ۲۲-۲۳ اپریل ۱۹۵۲ء بروز بدھ جمعرات حلقہ گوجرانوالہ کا معائنہ ہوگا۔ اس کے لئے مرکز سے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تشریف لا رہے ہیں۔ لہٰذا جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ کے امراء و پریذیڈنٹ و سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ۲۳ اپریل بروز جمعرات بوقت صبح مسجد احمدیہ محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں تشریف لے آویں۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

مکرم سید غلام غوث صاحب کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

میری اہلیہ صاحبہ عرصہ آٹھ نو ماہ بیمار رہ کر ۱۵ اپریل بوقت رات گیارہ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور یہاں ربوہ میں امانتاً دفن کر دیا ہے۔

خاکسار سید غلام غوث ربوہ ضلع جھنگ

ضروری اعلان

ماہ اپریل ۱۹۵۲ء کا مصباح تمام ان خریداروں کو جن کا سالانہ چندہ ماہ مارچ ۱۹۵۲ء میں ختم ہو چکا ہے بذریعہ وی۔پی ارسال کیا جا رہا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے التماس ہے کہ وہ وی۔پی وصول فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ وی۔پی واپس کرنے کی صورت میں دفتر مصباح کو مالی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ جو ایک قومی۔ مذہبی رسالہ کے لئے کسی طرح مناسب نہیں۔

مینیجر مصباح ربوہ ...

احراریوں کی حرکات کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں پاکستان کی بدنامی

اپنے وطن عزیز کو بدنام ہونے سے بچائیے

(از مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ)

پاکستان کا قیام خدا تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ جو کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں پر کیا۔ اس انعام کی قدر یقیناً وہی لوگ جانتے ہیں جنہوں نے اپنے خون سے سینچ کر اس کو حاصل کیا۔ پاکستان کا نعرہ جب مسلمانوں نے لگایا۔ تو نہ صرف غیر بلکہ اپنوں میں سے بھی بعض نے اس کی مخالفت کی اور مخالفت میں یہاں تک بڑھ گئے۔ کہ وہ برملا کہنے لگے۔ کہ کسی ماں نے وہ بیٹا نہیں جنا۔ جو کہ پاکستان کی "پ" بھی لکھ سکے۔ نیز "نہیں ملے گا پاکستان جو ملے گا پاکستان اس کو بھیجو قبرستان" اس قسم کے نعرے لگانے شروع کئے۔ لیکن باوجود اپنوں اور غیروں کی مخالفت کے مسلمانوں نے اپنا جائز حق یعنی پاکستان حاصل کر لیا۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ یہ نئی مملکت دنیا کی عظیم الشان طاقتوں میں سے ایک اہم طاقت ہے۔

احرار جو کہ پاکستان کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ قیام پاکستان کے بعد اپنی موت آپ مر گئے۔ لیکن کسی غیر ملکی ایجنسی نے اس کو پھر زندہ کر کے نئے جامہ میں پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور وہ اس طرح کہ پاکستان کی مختلف اقوام میں بے چینی پیدا کی جائے۔ اور مذہبی رنگ میں ان میں انتشار پیدا کیا جائے۔ چنانچہ احرار اس نئے جامہ میں اب مسلمانوں کے سامنے آکر جماعت احمدیہ کی مخالفت کر رہے ہیں جن کی پاکستان کی نہ صرف وفاداری کا دعا یا ہے۔ بلکہ اس نے قیام پاکستان اور اس کی سالمیت کے لئے جو قربانیاں کی ہیں۔ آنے والی نسلیں اس کو فخر سے پیش کریں گی۔ احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو طوفان بے تمیزی جگہ بجگہ اٹھایا ہے۔ وہ بظاہر احمدیت کی مخالفت ہے۔ لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ بدرپردہ وہ پاکستان کے ساتھ صد درجہ کی دشمنی کر رہے ہیں۔ اور وہ احمدیت کی مخالفت کے نام پر دراصل پاکستان اور اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ایک میدان پیدا کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال میں اس جماعت کے بعض لوگوں کی بے بنیاد اور جذباتی تقاریر سے جو انہوں نے احمدیت کے خلاف کیں اور کر رہے ہیں۔ ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ جن کے نتیجے کے طور پر مختلف مقامات پر چند احمدی شہید کر دیئے گئے اور ایسے المناک واقعات رونما کر دیئے۔ کہ جن کی وجہ سے مخالفین اسلام کو مذہب اسلام اور انصاف پاکستان پر حملے کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔ چنانچہ حال ہی میں ہندوستان کے روزنامہ ویر بھارت نے اوکاڑہ کے ایک احمدی کے قتل کا جو کہ احراریوں کی اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں ہوا تھا۔ ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "پاکستان میں مذہبی قتل تشدد سے نہ صرف حقیقی آزادی اسلام کی لی گئی ہے۔ اتنی زیادہ کسی دوسرے مذہب کی نہیں لی گئی۔ اگرچہ صلیب کی لڑائیوں میں عیسائی قوموں نے بھی کم حصہ نہیں لیا۔ پہلے سندھ اور پھر درہ خیبر کے راستے جتنے بھی غیر ملکی حملہ آور بھارت میں آئے۔ وہ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر آئے تھے۔ دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ ان کا مقصد لوٹ مار یا ملک گیری کی ہوس نہیں بلکہ کافروں کو ختم کرنا اور اسلام کا پھیلانا ہے۔ ہمارے ایک پڑوسی ملک میں تو ۵۰ برس پہلے تک مرزائیوں کو سنگسار کرنے کے واقعات بھی ہوتے تھے۔ اور قانون ان کو نہیں روکنے سے معذور تھا۔ آج مہذب ملکوں میں شاید پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں اب بھی مذہبی قتل ہو جاتے ہیں۔

مقدمہ کے واقعات یہ ہیں۔ کہ اوکاڑہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں مسلمانوں کو یہ تلقین کی گئی۔ کہ مرزائی کافر ہیں اور ان کو جان سے مار دینا کار ثواب ہے۔ ایک ۱۹ سالہ نوجوان محمد اشرف نے یہ تقریر سنی اسے ایک مرزائی ٹیچر نور محمد کا خیال آیا۔ اور اس نے مولویوں سے دریافت کیا۔ کہ حضرت محمد صاحب کے زمانہ میں کافر مسلمان بچوں کو پڑھاتے تھے یا نہیں۔ نفی میں جواب ملنے پر وہ اپنے گاؤں میں گیا۔ اور اس نے نور محمد مرزائی کو چاقو سے ہلاک کر دیا۔ سیشن جج نے اسے عمر قید کی سزا دی۔"

پھر لکھا ہے۔ "کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس ٹیچر کے اصلی قاتلوں یعنی ان لوگوں پر جنہوں نے ایسی تقریریں کر کے ایک سادہ دل اور ناسمجھ نوجوان کو قاتل بنا دیا۔ کوئی مقدمہ چلایا گیا یا نہیں۔ مشکل یہ ہے۔ کہ پاکستان کی پبلک زندگی میں با اثر عنصر خوشگوار فضا پیدا کرنے کی بجائے خود مذہبی جنون اور فرقہ واری کا زہر داخل کر رہے ہیں۔ اور کسی میں یہ جرأت نہیں کہ اس قسم کی خطرناک سرگرمیوں کو روک دے۔" (ویر بھارت امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۵۲ء)

یہ الفاظ کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں ہیں۔ میں ان لوگوں سے جنہوں نے اپنے خون کی قربانی سے پاکستان کو حاصل کیا ہے۔ کہتا ہوں کہ وہ اپنی اس عزیز ترین متاع کو بدنام کرنے اور غیروں کو اس پر اعتراض کرنے والے مواقع بہم پہنچانے والے عناصر سے بیزاری کا اظہار کریں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال)

خلافت عیسوی کا ذکر

سفر یورپ کی ڈائری کا ایک ورق

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مقیم قادیان)

چند روز قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ پوپ کی شکل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ایک طرح قائم چلی آتی ہے۔ حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب نے جو حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ میں رفیق سفر تھے سفر یورپ کی ڈائری پر مشتمل اپنے خطوط آج کل منگوائے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔ اس میں بھی پوپ کی خلافت کے متعلق حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ذکر موجود ہے۔

خط نمبر ۹ میں ۱۶ اگست ۱۹۲۴ء کو برنڈزی سے حضرت بھائی جی تحریر فرماتے ہیں:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ٹھیک ۴½ بجے صبح ہمارا جہاز بلسنا برنڈزی کے پورٹ پر پہنچا۔ جو عین لب بازار واقع ہے سینکڑوں عورت، مرد اور بچے بازار میں ہجوم کئے کھڑے تھے۔ پاسپورٹ دکھانے اور طبی معائنہ ہو جانے کے بعد جہاز سے اترنے کی اجازت ہوئی۔ جہاز ہمارا ابھی حرکت میں ہی تھا کہ سیدنا حضرت اقدس نے تمام خدام کو جہاز کی بالائی چھت پر جمع ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ سوائے میاں رحم دین صاحب کے جسے سامان کے پاس ٹھہرنے کا حکم تھا۔ سب خدام حاضر ہوئے۔ فرش جہاز کے اس حصہ پر جس کے نیچے تھرڈ کلاس پسنجر ٹھہرے تھے پیر عیوں کے ساتھ حضور نے کپڑوں کے فرش پر رو بقبلہ ہو کر سرزمین یورپ پر قدم رکھنے سے پہلے خاص دعاؤں کے لئے ہاتھ اٹھائے خدام نے بھی اقتدا کی۔ اور قریباً ۱۰ منٹ کے دعا ہوتی رہی۔ جہاز کے عملہ کا فارغ حصہ اور فرسٹ سیکنڈ کلاس کے مسافروں کا ایک جم غفیر اس نظارہ کو دیکھنے کے واسطے آس پاس جمع ہو گیا۔ اور جب تک حضرت نے دعا ختم نہ کی۔ لوگ یہ دلکش نظارہ خاموشی سے کھڑے دیکھتے رہے۔ دعا کے ختم ہوتے ہی افسروں نے پاسپورٹ طلب کئے اور ڈاکٹری معائنہ ہوا۔

آج جہاز سے حضرت اقدس کا مع خدام کے سرزمین یورپ پر اترنا جہاں ایک عجیب انتہائی کیفیت رکھتا تھا۔ وہاں دلوں میں ایک قسم کی امنگ امید اور کامیابیوں کی جھلک بھی معلوم ہوتی تھی۔"

پھر ۱۸ اگست ۱۹۲۴ء کو آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"گاڑی ۹½ بجے روما اسٹیشن پر پہنچی۔ حضرت گرانڈ کانٹی نینٹل ہوٹل میں ٹھہرے۔ حضور کا کمرہ نمبر ۱۰ ہے ہوٹل بالکل اسٹیشن سے متصل ہے۔ خان صاحب اور ڈاکٹر صاحب کمرہ نمبر ۹ میں ہیں۔ باقی خدام سامان لے کر ادنیٰ ہوٹلوں کی تلاش میں ایک گھنٹہ تک پھرتے رہے۔ آخرکار ایک بڑے سوسائٹی چوک میں ایک ہوٹل ڈی نس نامی میں ٹھہرے ۱۵ گھنٹہ میں ٹھیک گاڑی برنڈزی سے روما پہنچی۔ گاڑی البتہ بہت معمولی قسم کی نئی ہوئی ہے۔ ہم لوگ پنجاب کی گاڑی اور ہمرکار کو کوستے تھے۔ مگر کم از کم اٹلی میں گاڑیوں کا جواب۔ سب بھی ادنیٰ حال ہے۔ ایک جگہ میں چار سیکنڈ کلاس مسافروں کو بیٹھنا ہوتا ہے سامان رکھنے کی کوئی جگہ نہیں رہ جاتی اس کے کہ سر پر چھت کے قریب ایک چھوٹا سا بڑھا ہوا تلگے سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ سیٹ کے نیچے کوئی جگہ سامان کے واسطے نہیں دو سیٹوں کے درمیان سیکنڈ کلاس میں بھی بمشکل اتنا فاصلہ ہے۔ کہ زانو باہم ٹکراتے ہیں کوئی آئینہ جدا یا پاخانہ یا غسل خانہ نہیں۔ البتہ ایک راستہ سر لیبر گاڑی کے ایک حصہ میں ایسا بنا ہے۔ کہ جو ساری گاڑی میں چلا جاتا ہے۔ گدیلے بھی کوئی صاف نہیں۔ بہت میلے کچیلے اور پرانے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس فرسٹ کلاس میں تھے۔ ایک انگریز اور ایک اٹالین حضور کے ہم سفر تھے۔ انگریز کو حضور نے تبلیغ کی۔ اور اٹالین نے حضور کی بہت کچھ خدمت کی۔ ادب، احترام اور ایشیائی طریق سے مدارات کرتا رہا۔ جس سے حضور بہت خوش ہوئے اور اندازہ کیا کہ اٹلی کے لوگ ہماری تبلیغ کے لئے زیادہ موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں اخلاق، اخلاص اور ایثار کا مادہ موجود ہے۔ شرافت میں بعض دوسری اقوام سے آگے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ محبت، ملنساری اور ہمدردی بھی ہے۔ جس کا ہم نے بھی آج بازاروں میں تجربہ کیا ہے۔ اور اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ بڑے بوڑھے جوان اور بچے ہم سے ہمدردی کرتے رہے ہیں۔ مگر برنڈزی میں اس کے خلاف معلوم ہوا تھا۔ اسٹیشن سے اتر کر حضور نے گاڑی کے آدمی سے ہوٹل وغیرہ کا جو کچھ فیصلہ کرنے کے بعد پلیٹ فارم پر ہی تقریباً پندرہ منٹ تک سب خدام سمیت لمبی دعا کی اور دوران سفر میں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ مقام چونکہ عیسائیت کا تخت گاہ ہے اور اسکے خلیفہ کا مقام ہے اسلئے خاص طور سے توجہ اور سوز سے دعائیں کی جائیں چنانچہ تمام دوستوں نے آٹھ دس میل دور سے جبکہ شہر نظر آنا شروع ہوا تھا دعائیں کرنی شروع کر دی تھیں یہ وہ سلسلہ کچھ ایسی رقت، تضرع اور اخلاص و یکسوئی سے جاری رہا۔ کہ گویا دل سبھی کے پگھل کر آستانہ الٰہی پر جھک رہے ہوں۔"

فقہ اسلامی

از مکرم قریشی فصیح الدین صاحب جمیل

علم فقہ کا حاصل کرنا مسلمانوں پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین۔"

چاہیئے۔ کہ ہر گروہ میں سے کچھ آدمی دین میں تفقہ حاصل کریں۔

ترمذی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ اگر ان قوانین پر ایک نظر ڈالی جائے۔ جو دنیا میں خدا کے قانون کے نام سے رائج ہیں۔ تو ان میں بھی اتنی تحریف ہو چکی ہے۔ کہ اب وہ کسی طرح انسانی ضروریات کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں آئے دن تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے۔ جس کا ایک ایک نقطہ یوم نزول سے آج تک محفوظ ہے۔ اور اس میں ایسے تمام اصول مذکور ہیں۔ جن سے موجودہ اور آئندہ ضرورتوں کا باآسانی حل ہو سکتا ہے۔ اس کا ہر اصول اٹل ہے۔ گذشتہ ساڑھے تیرہ سو سال میں دنیا نے ہزاروں انقلاب دیکھے۔ زمانے نے سینکڑوں پلٹے کھائے۔ لیکن قرآنی اصول نہ بدلے۔ وہ ہر ملک اور ہر قوم کے لئے کافی اور مناسب رہے۔ اس لحاظ سے شریعت اسلام ایک مستحکم قانون ہے۔ اور اس میں یہ استحکام صرف اس لئے ہے۔ کہ اس کے اصول خدا کے نازل کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی تشریح مؤید من اللہ بزرگوں نے کی ہے۔

اس قانون شریعت کا دوسرا نام فقہ ہے۔ اور جو عالم کتاب و سنت کے مقرر کردہ اصولوں میں غور و فکر کر کے ان کے حقائق معلوم کرنے اور مشکل امور کی وضاحت کرتے ہیں۔ ان کو فقیہہ کہتے ہیں۔ چونکہ کتاب اور سنت میں تمام ضروریات کے لئے اصول موجود ہیں۔ اس لئے فقیہہ کی حیثیت مفسر و شارح کی ہے۔ قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کر کے تیئیس سال کی مدت میں نازل ہوا۔ اس عرصہ میں جب کوئی ضرورت پیش آتی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اجتہاد سے حکم دیتے۔ یہی فقہ کا سنگ بنیاد ہے۔ حضور علیہ السلام کے اجتہاد کا اصول کتاب اور قیاس تھا۔

مثلاً قرآن کریم نے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیا۔ ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں باقی رہیں۔ ان کے متعلق حضورؐ نے صراحت فرما دی۔ کہ درندہ اور پنجہ دار جانور حرام ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید نے زکوٰۃ کا حکم دیا۔ لیکن اس مال کی تفصیل نہ بتائی۔ جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ نہ زکوٰۃ مفروضہ کی تعداد معین کی۔ حضورؐ نے اس کی توضیح فرما دی۔

قرآن مجید میں حکم ہے۔ "واقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم"۔ یعنی مشرکوں کو جہاں پاؤ۔ قتل کر دو۔ یہ حکم عام ہے۔ اس میں کوئی استثناء نہیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علتِ حکم پر قیاس فرما کر کہ مشرکین کے قتل کا حکم اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو قتل کرتے اور ضرر پہنچاتے تھے۔ بوڑھے۔ بچے اور بیمار کو اس سے مستثنیٰ کر دیا۔ کہ یہ اس پر قادر نہیں۔

قرآن مجید نے ماں اور بیٹی اور دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام قرار دیا۔ حضورؐ نے اس پر قیاس فرما کر بیوی کی پھوپھی اور خالہ کو بھی نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا۔

بعض مسائل اور معاملات کے متعلق حضورؐ بعض اصحاب سے مشورہ بھی فرماتے تھے۔ جیسے اذان کے بارے میں۔ یا اسیرانِ جنگِ بدر کے معاملے میں۔ مشوری کی عزت ہر صحابی کے لئے نہ تھی۔ صرف ان اصحاب سے مشورہ کیا جاتا تھا۔ جن کا علم و تجربہ وسیع اور جن کی عقل و فہم دوسروں سے زیادہ ہوتی تھی۔ جب اکثر اصحاب آنحضرت صلی اللہ کی صحبت سے اچھی طرح مستفید ہو گئے۔ تو حضورؐ نے ان میں سے بعض کو اجتہاد اور فتویٰ کی اجازت دے دی۔ ان مجتہد اصحاب کے سوا کوئی دوسرا صحابی فتویٰ دینے کا مجاز نہ تھا۔ ان کے علاوہ بعض دیگر اصحاب بھی رائے و قیاس سے کام لیتے تھے۔ اور حضورؐ اس کو پسند فرماتے تھے۔

غرض حضورؐ خود بھی اجتہاد فرماتے۔ اور رائے و قیاس سے حکم دیتے تھے۔ اور اہل الرائے اصحاب بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ یہ فقہ اسلام کی ابتداء ہے۔ اور اس کے اصول کتاب و سنت و قیاس تھے۔

حضورؐ کی زندگی میں یہ تمام مسائل سینوں میں محفوظ رہے۔ قواعد و ضوابط بھی تحریر میں نہ لائے جا سکے۔ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد تھا۔ کہ مجھ سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو۔ آپ کی یہ احتیاط محض اس بناء پر تھی۔ کہ کہیں قرآن مجید کی آیت کے ساتھ حدیث یا فقہی مسائل خلط ملط نہ ہو جائیں۔

رسول کریمؐ کی مبارک زندگی تک مسلمانوں کی ضروریات محدود اور طرز معاشرت سادہ تھا۔ صحابہ کرامؓ جس کام کو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھتے۔ اسی طرح کرتے۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد ملکی فتوحات کے ساتھ تمدن و معاشرت میں بھی وسعت ہوئی۔ مختلف ممالک کے باشندے اور مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے سے ملے۔ اس لئے نئی نئی قسم کے واقعات پیش آنے لگے۔ اور اجتہاد و استنباط کی زیادہ ضرورت پیش آئی۔ اور جزئیات کے فیصلے کے لئے اجتہاد اور قیاس سے کام لیا جانے لگا۔ اس کو رائے بھی کہتے ہیں۔

خلفائے راشدینؓ نے مسائل کے استنباط کرنے میں یہاں تک احتیاط برتی۔ کہ جب کوئی مسئلہ پیش آتا۔ تو سب سے پہلے اس کے متعلق قرآن مجید میں غور کرتے۔ اس کے بعد صحابہؓ کی مجلس میں پیش کر دیتے۔ اگر کسی کو اس کے متعلق حدیث معلوم ہوتی۔ تو وہ بیان کرتا۔ اور اسی کے مطابق عمل در آمد ہوتا۔ ورنہ جماعت کے مشورے سے معاملہ طے کیا جاتا۔ اس مجلس کے صدر خود خلیفہ ہوتے۔ اور اس کے رکن وہ اصحاب جن کا فہم و ادراک ضرب المثل ہوتا۔ چونکہ سب کی عقلیں یکساں نہ ہوتیں۔ اس لئے اکثر اختلاف رائے ہوتا۔ مگر اس سے کوئی بے لطفی یا رنجش پیدا نہ ہوتی۔ بلکہ ایک دوسرے کی رائے پر غور کرنے سے بہترین نتائج مرتب ہوتے۔ حضرت زید بن ثابتؓ کو اجتہادی مسائل میں اکثر حضرت ابوبکرؓ سے اختلاف رہتا تھا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے ان کو مجلس شوریٰ کا رکن مقرر کیا۔ اور جمع قرآن پر مامور فرمایا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد تک تو اجتہاد کے اصول یہی کتاب و سنت و قیاس رہے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں اجماع کا اضافہ ہو گیا۔ حضرت عمرؓ مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کے فیصلے بھی تلاش کرتے۔ گویا ان کے عہد میں آثار سلف بھی شامل ہو گئے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ سے بیعت خلافت کے وقت یہ اقرار لیا گیا۔ کہ وہ قرآن اور حدیث و سنت شیخین پر عمل کریں گے۔

خلافت راشدہ کے بعد خلفاء کو اپنی سیاسی الجھنوں کی وجہ سے دینی امور کی طرف توجہ کم رہی۔ اس لئے خلافت راشدہ کے زمانے کا انتظام درہم برہم ہو گیا۔ جو صحابی جہاں جہاں تھا۔ خود مجتہد ہو گیا۔ جیسے جیسے زمانہ گذرتا گیا۔ صحابہؓ کی تعداد کم ہوتی گئی۔ اور ان کی جگہ تابعین کی جماعت سے مجتہد پیدا ہوتے رہے۔ ان کے اجتہاد کو بھی عالم اسلام نے قبول کیا۔ اور انہیں اہل الرائے کا خطاب دیا۔ اہل رائے حدیث کو جانچ کر دیکھ لیتے تھے۔ اس حدیث کو ہرگز نہ چھوڑتے تھے۔ جو صحیح ثابت ہو جائے۔ صحیح حدیث کی موجودگی میں رائے پر عمل نہ ہوتا تھا۔ امام ابو حنیفہ رح فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کے مقابلہ میں میرے قول کو چھوڑ دو۔ امام شافعی رح کا قول ہے۔ کہ جو حدیث میری رائے کے خلاف پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے۔ اس پر عمل کیا جائے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا مرکزی ادارہ ساڑھے چار سال چنیوٹ میں کامیابی سے گزار کر دار الہجرت ربوہ مرکز سلسلہ میں منتقل ہو چکا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سکول کی بنیاد رکھی۔ اور اس وقت سے ہمارا یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قومی اور جماعتی آرزوؤں کو پورا کر رہا ہے۔ اور کئی لحاظ سے دیگر ہمعصر تعلیمی اداروں سے بہتر ہے۔ احمدی ماحول اور ہماری مخصوص تربیت ہمارے بچوں کو صرف یہیں مل سکتی ہے۔ اور ہمارے نونہال جو آئندہ قوم کے ستون بننے والے ہیں۔ یہیں خوشگوار فضا پا کر پروان چڑھ سکتے ہیں۔ خالص تعلیمی لحاظ سے اس ادارہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس قدر تجربہ کار ٹرینڈ گریجوایٹ اساتذہ یہاں موجود ہیں۔ وہ اور کہیں میسر نہیں آتے۔ اور ان اساتذہ کے کام کا ان کے یونیورسٹی نتائج سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی زیر نگرانی جو آجکل اسی سکول کے پرانے اور مخلص لائق ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی محمد دین صاحب کے سپرد ہے۔ اس کے موجودہ بیدار مغز ہیڈ ماسٹر محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کے طفیل جیسا کہ سرکاری اور غیر سرکاری زائرین اور ممتحنوں کی رپورٹوں سے واضح ہے۔ یہ سکول ہر حیثیت میں خوب ترقی کر رہا ہے۔ اس ادارہ کو مفید بنانے اور اپنی قومی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے صدر انجمن اس پر ہزاروں روپیہ سالانہ خرچ کر رہی ہے۔ پھر بھی اگر احباب جماعت اس کی خدمات سے متمتع ہونے کا اہتمام نہ کریں۔ تو یہ امر باعثِ مسرت نہیں۔ ہمارا سکول جہاں تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے ایک نمونہ کا سکول ہے۔ وہاں احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اسے تعداد کے لحاظ سے بھی صوبہ کے بڑے بڑے سکولوں میں شمار ہونے کے قابل بنا دیں۔ اس سے مرکز سلسلہ کو بھی تقویت پہنچے گی۔ اس کی رونق اور عظمت بڑھے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جاری کردہ فیض عام ہوتا جائیگا۔

اب نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی ضرورت کو کم کر کے قومی ترقی کے اس پہلو کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے یہاں بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیاری یادگار کو

زندہ رکھنے کیلئے احباب جماعت سے درخواست

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور اُردو زبان میں جاری فرمایا یہ رسالہ ۱۹۰۲ء میں جاری ہوا۔ اور تقسیم کے قیامت خیز ہنگامہ تک جاری رہا۔ اب پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ کی خاص توجہ سے قریباً چار سال کی تعویق کے بعد یہ رسالہ انگریزی میں جاری کیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا۔ تو یہ واقعہ سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

پھر حضور فرماتے ہیں۔

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بھی نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے۔"

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

اس رسالہ کی اشاعت کے لئے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس درد بھری اپیل پر نصف صدی گذر چکی ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ حضور کی اس ایک خواہش کو ہم پچاس سال کے طویل عرصہ میں بھی پورا نہیں کر سکے۔ حضور علیہ السلام نے آج سے پچاس سال قبل جماعت کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ ریویو کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آج جب کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں اس وقت کی نسبت کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ جماعت کی ذمہ داری اس رسالہ کے بارہ میں کس قدر بڑھ چکی ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک کو پورا کرتے ہوئے اپنا دست اعانت بڑھائیں اور

(۱) خود اس کی خریداری قبول فرمائیں۔

(۲) غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں میں اس کے خریدار پیدا کرنے کی سعی فرمائیں۔

(۳) دنیا کے مختلف ملکوں کی لائبریریوں اور سوسائیٹیوں اور دنیا کی بڑی بڑی مذہبی شخصیتوں خاص طور پر مستشرقین یورپ و امریکہ کو رسالہ مفت بھجوانے کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں۔

اندرون ملک کے لئے اس رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔ اور باہر بھجوانے کے لئے بھی اسی قدر امداد فی رسالہ مطلوب ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ایک مخلص دوست کا تبادلہ

مکرم چودھری محمد عبد اللہ صاحب ایچ۔ وی۔ سی۔ قریباً دو سال ہوئے لائل پور سے ڈیرہ غازیخان تبدیل ہو کر آئے تھے۔ مورخہ ۲۳/۳/۵۲ کو پھر لائل پور تبدیل ہو گئے۔ چودھری صاحب موصوف کو الوداع کہنے کے لئے ڈی۔ سی۔ آفس کی تمام برانچوں کا عملہ ہاتھوں میں پھولوں کے ہار لئے ہوئے صبح سے ان کے مکان پر جمع ہو چکا تھا۔ ہر شخص چودھری صاحب کے خلوص۔ دیانت اور ہمدردانہ رویہ کی وجہ سے نہایت درجہ متاثر تھا۔ موصوف نے دوران قیام ڈیرہ غازیخان میں ہر شخص کے دل میں جن کو کسی رنگ میں بھی ان سے واسطہ پڑا تھا۔ نہایت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب موصوف کو زیادہ سے زیادہ اپنے فرائض کو عمدگی سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے اس تبادلہ کو مزید ترقیات کا باعث بنا دے۔ آمین۔ (خاکسار عبد الرحمٰن مبشر عفی عنہ سکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

جارحانہ حملوں کی روک تھام کے لئے دفاعی تیاریاں ضروری ہیں (ٹرومین)

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ سابق فوجیوں کی ایک تنظیم سے خطاب کرتے ہوئے صدر ٹرومین نے اعلان کیا ہے۔ کہ جارحانہ حملوں کی روک تھام کے لئے مکمل پیمانے پر دفاعی تیاریوں کے پروگرام کو جاری رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ صدر ٹرومین نے سابق فوجیوں کی تنظیم پر زور دیا۔ کہ انہوں نے آزاد اقوام عالم کے باہمی تحفظ کے لئے امریکی کانگرس میں جس پروگرام کو پیش کیا ہے۔ اس کی منظوری پر زور دیں۔ صدر ٹرومین نے کہا۔ کہ بعض حلقوں میں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ کانگرس کو آزاد ملکوں کی اقتصادی اور عسکری امداد کے لئے مطلوبہ رقم میں کمی کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ دوسرے ممالک سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ وہ اپنی آزادی کی حفاظت بغیر اقتصادی و عسکری امداد کے کر سکیں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ دوسری اقوام کے استحکام میں خود امریکہ کی تقویت مضمر ہے۔ صدر ٹرومین نے سابق فوجیوں کو یاد دلایا۔ کہ انہوں نے جس جنگ میں فتح حاصل کی ہے۔ وہ تمام قوموں کی مشترکہ مساعی کی مرہون منت ہے۔ اور اسی جنگ عظیم کی وجہ سے اقوام متحدہ کی پیدائش عمل میں آئی تھی۔ اسی طرح ہم کوئی آئندہ جنگ بھی اس وقت تک جیت نہیں سکتے۔ جب تک کہ ہمارے حلیف ہمیں مدد نہ دیں۔ اور امداد دینے کے قابل نہ ہو جائیں۔

صدر ٹرومین نے خبردار کیا۔ کہ موجودہ بین الاقوامی صورت حال کے متعلق کسی کو غلط قسم کی خوش فہمی پر نہیں رہنا چاہیئے۔ امریکہ اب بھی ایک خطرناک خطرہ سے دوچار ہے۔ کریملن کے وعدوں اور الفاظ پر کبھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا عمل اس کے الفاظ کے متضاد ہوتا ہے۔ جب تک کریملن کا برسر اقتدار گروہ اپنے عمل سے یہ ثابت نہ کر دے۔ کہ وہ حقیقی معنوں میں امن کا آرزومند ہے۔ اور جارحانہ جنگ سے باز آنا چاہتا ہے۔ اس وقت تک ہمیں اپنی دفاعی تیاریاں جاری رکھنا ہوں گی۔ اور دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہوگا۔ (ی۔ س۔ ن۔ س)

اسیران جنگ کے تبادلہ کے متعلق گفت وشنید

پن من جان ۱۹ اپریل۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ کوریا میں متارکۂ جنگ کے لئے فوجی حکام کے درمیان جو گفت وشنید جاری ہے۔ اس میں اسیرانِ جنگ کے تبادلہ کے مسئلہ پر دوبارہ غور و خوض شروع کیا جا رہا ہے۔ آج اتحادی فوجی حکام شمالی کوریا اور اشتراکی چین کے فوجی افسروں سے اس موضوع پر گفت وشنید کریں گے۔ یاد رہے کہ اسیرانِ جنگ کے مسئلہ پر گفت وشنید میں ۸ اپریل سے تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ نقطۂ نظر تھا۔ کہ اسیرانِ جنگ کی واپسی کے سلسلے میں ہر قیدی کی انفرادی خواہش کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ لیکن اشتراکی حکام مصر تھے کہ تمام قیدیوں کو واپس کر دیا جائے۔ (ی۔ پی۔ ا۔ پ)

اعلان نکاح

سیدہ شوکت صاحبہ بنت سید ممتاز علی صاحب سکنہ شہر سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ صوبیدار سید محمد احمد صاحب ابن سید ناظر حسین صاحب سکنہ کالووالی سیداں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعوض مبلغ -/۱۲۰۰ روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۳/۴/۵۲ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ صوبیدار صاحب موصوف نے اس خوشی میں ایک خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا (محمد نذیر فاروقی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ)

ہمدرد نسواں (یعنی جوہر اٹھرا)
(اسقاط حمل یا بچوں کا بچپن میں فوت ہو جانے کا بے نظیر علاج قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپیہ
ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے
ہر احمدی کو جہت چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم محمد یوسف ساکن لیاقت علی پارک ریڈن روڈ لاہور کا نکاح عزیزہ امۃ الحی صاحبہ بنت مرزا رحمت علی صاحب خلیل ساکن خان پور نگا شیر ضلع مظفر گڑھ سے مبلغ پانصد روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۴/۴/۵۲ کو ربوہ مرکز سلسلہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث رحمت و برکت کرے۔ آمین ثم آمین (خاکسار امین اللہ۔ محلہ دار الرحمت قادیان حال مقیم سلانوالی ضلع سرگودھا)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کیلئے اجتماعی دعا اور صدقات

بشیر آباد (سندھ) جماعت احمدیہ بشیر آباد کی طرف سے ۱۳ اپریل کو صبح کی نماز کے بعد حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت یابی کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ دیا گیا۔ نیز اجتماعی دعا کی گئی۔ (عبد السلام)

ضلع منٹگمری۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت کے پیش نظر جماعتہائے ضلع منٹگمری نے صدقات و خیرات کا انتظام کیا۔ چنانچہ ہم نے بھی اپنے گاؤں میں ایک بکرا بطور صدقہ دیا اور جمعہ کی نماز میں دعا کی۔ (محمد اسحاق چک ۹۹)

میرپور خاص۔ حضرت ام المومنین کی تشویشناک علالت کی خبر پاکر جماعت احمدیہ میرپور خاص نے مورخہ ۱۱ اپریل کو اجتماعی دعا کی اور ایک بکرا صدقہ دیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی پریذیڈنٹ جماعت نے اپنی طرف سے ایک بکرا صدقہ دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں منظور فرمائے اور صدقات کو قبول فرما کر ان کو کامل صحت عنایت فرمائے۔

(خاکسار عبد الرحمن سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ میرپور خاص)

نوشہرہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے نماز جمعہ کے بعد اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اور اس کے علاوہ فرداً فرداً بھی دوست دعا فرماتے ہیں۔ کچھ نقدی جمع کر کے ایک بیوہ کو دی گئی ہے۔ اور غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا ہے۔ اور دوستوں کو روزہ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان صدقات کو قبول فرمائے اور حضرت ام المومنین کا سایہ مبارک تادیر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین

(عبد السلام خادم سیکرٹری مال نوشہرہ)

حیدر آباد سندھ۔ حضرت ام المومنین کے لئے لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ نے صدقہ کیا اور اجتماعی طور پر کاملہ صحت کے لئے دعا کی۔ (خاکسارہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ)

رنگ و نسل کا امتیاز قائم رکھنے کی مذموم کوششیں

نیویارک ۱۹ اپریل۔ سفید ٹوپیوں والے کو کلکس کلان کے پیروکار اب پھر سرگرم کار ہیں اور اب کے ان کی سرگرمیاں گوروں اور کالوں کے خلاف یکساں طور پر جاری ہوئی ہیں۔

انہوں نے اپنی غیر سرکاری مذہبی کمیٹیاں بنائی ہیں۔ اور ان کے تحت وہ ہر ایسے شخص کو اغوا کر لیتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ جو ان کے نظریات کی مخالفت کرے یا ان پر اعتراض کرے۔

مگر بنیادی طور پر ان کا مقصد یہ ہے کہ ملان کی پالیسی سے ذرا مختلف طریقوں کے ذریعے نسلی امتیاز کے اصولوں پر عمل کیا جائے اور حبشیوں وغیرہ پر غلامی کا طوق قائم رکھا جائے۔

اس فرقے کا پیروکار ہر اس شخص کو حبشی قرار دیتا ہے۔ جس کا رنگ سیاہی مائل ہے کر آبنوس سیاہ ہو۔

تھامس۔ ایل۔ ہملٹن اپنے آپ کو مشرقی افریقہ میں کلان حاکم اعلیٰ تصور کرتا ہے اور اس فرقے کے ارکان کے ہاتھوں ملبوسات فروخت کر کے خوب نفع کماتا ہے۔ اس سلسلے میں اس کے خیالات نہایت واضح اور غیر مبہم ہیں۔

اس کا نظریہ ہے کہ رنگدار لوگوں کو خاص خاص کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور ان کے گرجے اور سکول بھی الگ ہیں ہملٹن کا دعوےٰ ہے کہ ان نظریات کو خدائی حمایت حاصل ہے وہ اس اصول کا پرچار کرتا ہے کہ خدا نے ہی مختلف رنگوں کے آدمی پیدا کئے۔ اس لئے یہ تصور کرنا گناہ ہے کہ کالے اور گورے برابری کا دعوےٰ کر کے آپس میں خلط ملط ہو جائیں گے ان پڑھ اور پسماندہ علاقوں کے لوگ اس اصول کو مانتے ہیں۔ اور ہملٹن کا دعوےٰ ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ (اسٹار)

جہاز تو ہیں مگر پانی نہیں

دی آنا ۱۹ اپریل۔ زیکوسلاویکیہ کے پاس ایک انچ بھی سمندر نہیں ہے مگر انہوں نے بڑے بڑے جہازوں کا بیڑہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسیکنڈ ہینڈ جہاز خرید بھی لئے گئے ہیں۔ بیرگ جہاں کبھی سمندر کی ہوا تک نہیں پہنچی۔ ان جہازوں کی رجسٹریشن کی بندرگاہ قرار پایا ہے۔ پولینڈ اور زیکوسلاویکیہ کے افسر اور ملاح وغیرہ ان جہازوں پر کام کریں گے۔ تمام کارکن ایشیائی ہوں گے چنانچہ اس وقت بھی ۲ چینی کام پر لگنے کے لئے پولینڈ میں موجود ہیں۔ جہاز دور کے مقام سے چلائے جائیں گے

(اسٹار)

مراکش اور طیونس کی آزادی کیلئے پاکستان اپنی کوششیں جاری رکھیگا

وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا اعلان

کراچی ۱۹ اپریل۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آج ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ پاکستان مراکش اور طیونس کے باشندوں کے مطالبہ آزادی کی تکمیل کیلئے اپنی کوششوں کو جاری رکھے گا۔ انہوں نے فرانس کو مشورہ دیا ہے کہ اسے مراکش اور طیونس کے صحیح نمائندوں سے گفت و شنید کر کے دونوں ملکوں کی آزادی کے مطالبات کو خوشگوار و دوستانہ طریقہ سے تسلیم کرنا چاہیئے۔

حفاظتی کونسل کے فیصلہ کے بارہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ کونسل کا فیصلہ افسوسناک ہے۔ لیکن غیر متوقع نہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا یہ ایک معنی خیز حقیقت ہے کہ حفاظتی کونسل میں معاہدہ اوقیانوس کے ارکان کی اکثریت ہے اور صرف ان ارکان نے ہی تونس کے مسئلہ پر بحث کے خلاف رائے دی ہے اور اس معاہدہ سے باہر پانچوں ارکان نے بحث کے حق میں رائے دی۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے امریکہ کی اس دلیل پر تعجب کا اظہار کیا کہ حفاظتی کونسل میں طیونس کے سوال کو اٹھانے کے لئے یہ موزوں وقت نہیں ہے چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا طیونس کے باشندے حق خود اختیاری حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں اس حق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ کہنا بڑا تعجب خیز ہے کہ آزادی کے حصول کیلئے اور جمہوری حقوق کے استعمال کیلئے حالات موزوں اور غیر موزوں ہو سکتے ہیں۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ تونس کے سوال کو اقوام متحدہ میں اٹھانے کے لئے مزید کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

برطانوی سفیر کی طلبی کا مطلب

لنڈن ۱۹ اپریل۔ حکومت برطانیہ نے مصر سے اپنے سفیر مسٹر رالف سٹیونسن اور سوڈان کے گورنر جنرل کو مسٹر ایڈن سے بات چیت کرنے کے لئے واپس طلب کر لیا ہے۔ یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اینگلو مصری بات چیت ایسے تعطل کے دور میں داخل نہیں ہوئی۔ جہاں اس کا منقطع ہونا ناگزیر ہو

دفتر خارجہ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر سٹیونسن کی بات چیت ان خطوط کی بابت ہو گی جن پر اینگلو مصری مذاکرات دوبارہ جاری ہوں گے۔ اس سے یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ بات چیت کو مفید طور پر جاری رکھا جا سکتا ہے۔

جمعرات تک دفتر خارجہ کی طرف سے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ سٹیونسن کے واپس بلائے جانے کی توقع ہے اور غالباً کل کا فیصلہ کھانے کی میز پر مسٹر ایڈن اور مصری سفیر عمرو پاشا کی بات چیت کے فوراً بعد کیا گیا ہے۔ کھانے کے بعد دونوں مدبر نصف شب تک اکٹھے رہے تھے۔

سرکاری طور پر گورنر جنرل سوڈان وزیر خارجہ کے ساتھ سوڈان کے مختلف حالات پر بات چیت کریں گے۔ تاہم لنڈن میں ان کی طلبی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سوڈان پر مصری حکومت کا دعویٰ ہی فی الحال مسئلہ سے زیادہ حل طلب بنا ہوا ہے (اسٹار)

(م) دستکاریوں کے نمونے اور کھیلوں کا سامان نمائش میں رکھا گیا ہے۔ بھارت نے اس میں شرکت نہیں کی اور مشرق وسطیٰ صرف ترکی اور مصر شامل ہوئے ہیں۔ میلہ ۲۹ اپریل کو ختم ہو جائے گا۔ (اسٹار)

جاپانی معاہدہ امن ۲۸ اپریل کو نافذ ہو جائیگا

لنڈن ۱۹ اپریل۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ نے جاپانی معاہدہ امن کی توثیق کر دی ہے۔ اب یہ معاہدہ ۲۸ اپریل کو نافذ ہو جائے گا۔ امریکہ بھی اسی روز اس کی توثیق کے کاغذات مکمل کر دے گا۔ برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ بھی ایسا کر چکے ہیں۔ پاکستان نیوزی لینڈ اور امریکہ کی تصدیق سے توثیق کنندگان کی ضروری تعداد پوری ہو گئی۔ (اسٹار)

پاکستان اور اطالیہ کی تجارت

میلان ۱۹ اپریل۔ نمونوں کے سالانہ میلے میں چوتھی مرتبہ پاکستان کی شرکت کو مقامی طور پر بہت مفید ثابت کیا جا رہا ہے۔ اطالویوں کو خاص طور پر اعتقاد ہے کہ پاکستان اور اٹلی کی تجارت میں معتدبہ اضافہ کے پیش نظر یہ اقدام نہایت مناسب ہے۔

پاکستان کی طرف سے زیادہ تر پٹسن رکھا گیا ہے (م)